(قط ۲)

اُردو شاعری میں تذکرہ

فاطمہ زہرا

(علیہا السلام)

ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی
صدر شعبۂ اُردو
مہاراشٹر کالج، بمبئی

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس کے علاوہ مرثیوں کے کرداروں ے ذریعے بھی جناب فاطمہؑ کی نسبت کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً حسینؑ (خاص طور پر امام حسینؑ) کے لے جو الفاظ و القاب استعمال ہوئے ہیں، وہ جناب اطمہؑ کی نسبت کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے:

خیر النساء کا پیارا، بی بی زہراؑ کا لاڈلا، یوسف زہراؑ، سرو فاطمہؑ، فاطمہؑ کی گود کا پالا، زہراؑ کا چاند، پور بتولؑ، زہراؑ کا لال، جگر بند زہراؑ، فاطمہؑ کا ور چشم، فاطمہؑ کا پوت وغیرہ۔

پھر اس قسم کے مصرعے۔ جیسے:

گودی میں جنھیں فاطمہؑ اطہر نے کھلایا۔

(میرن سبزواری)

وہ فاطمہؑ کا سبز قبا لاڈلا حسنؑ۔ (امیدؔ فاضلی)

اسی طرح جناب زینبؑ کے لئے دختر فاطمہؑ، زہراؑ کی جائی، بنت زہراؑ، دختر زہراؑ، ثانی زہراؑ، تربیت کردۂ زہراؑ وغیرہ کی تراکیب جناب فاطمہؑ اور جناب زینبؑ کے رشتے کی غماز ہیں۔

بعض مصرعوں یا شعروں میں جناب زینبؑ کے کردار کے پہلو، جناب فاطمہ زہراؑ کے اسوۂ حسنہ اور تربیت خاص کی روشنی میں پیش کئے گئے ہیں۔ مثلاً:

۱- سیرت بنت نبیؐ ان کا نصاب تعلیم
ان کا ہر لفظ ہے سچائی کا شہ کار عظیم

(امیدؔ فاضلی)

۲- ماں کی مانند ہیں یہ صبر و رضا کی آیت۔

(امیدؔ فاضلی)

۳- عزمِ مادر نے بنایا انہیں شبیرؑ کی ڈھال۔

(امیدؔ فاضلی)

۴- بنتِ زہراؑ نے حکومت کا فسوں توڑ دیا۔
چند الفاظ نے تاریخ کا رُخ موڑ دیا۔

(امیدؔ فاضلی)

۵- تربیت کردۂ زہراؑ کا عجب رنگ تھا آج۔
حاکم شام کے اشعار پہ برہم تھا مزاج۔

(امیدؔ فاضلی)

۶- بنتِ زہراؑ کی طرح سچ کو جری ہونا ہے۔

(امیدؔ فاضلی)

۷- عفت کے جتنے مرتبے خیر النساء نے پائے۔
وہ ماں کے بعد دختر مشکل کشا نے پائے۔

(مرزا دبیرؔ)

ان میں کردار جناب فاطمہؑ کے اخلاقی پہلو مثلاً صداقت، صبر و رضا، عزم و استقلال، حق گوئی و بے خوفی، حق پسندی، عفت وغیرہ کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

تفصیلی طور پر بھی نظر ڈالی جائے تو مرثیوں میں جناب فاطمہؑ کی دلی کیفیات کا ذکر ملتا ہے۔ خصوصاً شہادت حسینؑ، پر ان کا حال اور ان کی فریاد اکثر مرثیوں میں قلمبند کی گئی ہے۔ اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر، قلی قطب شاہ کے مرثیوں کے چند شعر درج ذیل ہیں:

لہو روتی ہیں بی بی فاطمہؑ اپنے حسیناں تئیں
او لہو لالی کا رنگ ساتوں گگن اپر ال چھایا ہے
فاطمہؑ دکھ تے عرشی کرسی تے غم انجھو سٹے
ساتوں آسماں ہوا زمین میں آگ کی بھڑکی اٹھے
سب دکھاں کوں انت ہے، اس دکھ کے تائیں انت نئیں
فاطمہؑ کے پوت بن اس جگ میں بنیں نور کئیں

دکنؔ ہی کا ایک ہندو شاعر ترِبک جی ذرہ جو امام حسینؑ اور جناب فاطمہؑ سے بے حد عقیدت رکھتا تھا اپنے ایک مرثیے میں بعد شہادت حسینؑ، جناب فاطمہؑ کا حال یوں قلم بند کرتا ہے:

سوز جگر سے آہ کو مارے ہیں فاطمہؑ
سر سے ردا کو اپنے اتارے ہیں فاطمہؑ
بالوں سے جائے قتل سنوارے ہیں فاطمہؑ
میدان کربلا میں پکارے ہیں فاطمہؑ
درد و الم بجانِ غریبم پدید شد

فریاد اے خدا کہ حسینم شہید شد

غم گین اپنے ایک مرثیہ میں بعد شہادت حسینؑ، لاشہ حسینؑ پر جناب فاطمہؑ کی گریہ وزاری، اس طرح دکھاتے ہیں:

اس لاش پہ ہیں زہراؑ سر کھول کے چلاتی
بالوں کو پریشاں کر، رو رو ہیں یہ فرماتی
اے نور نظر تجھ پر یہ کیا ہوا طوفاں ہے
اے لال گلے لگ جا آئی تری اماں ہے
اے لال محمدؐ کے کیا حال ہوا تیرا
لہو سے بدن سارا یوں لال ہوا تیرا

علی جواد زیدی نے غم گین کے اس مرثیے میں چند غور طلب باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جن میں سے ایک اہم بات "ارواح کی زبانی واقعات کربلا کا بیانیہ انداز میں بیان" ہے۔ شہادت امام حسینؑ کے بہت پہلے جناب فاطمہؑ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور وہ میدان کربلا میں باحیات ظاہری موجود نہ تھیں۔ ذہن شاعر حضرت امام حسینؑ کی ماں کو کربلا میں اس وقت مصروف نوحہ دیکھتا ہے، جب خاندان رسالت شہادت کی منزل سے گزر کر قید شام کی طرف جا رہا ہے۔ غم گین، ماں کے بین میں تمام واقعات کو درد انگیزی کی شعوری کوشش کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ تصور کرلیا ہے کہ اگر وہ کربلا میں ہوتیں تو ان پر کیا گزرتی۔"[14]

دکن کے مرثیوں میں جناب فاطمہؑ کا بین عام موضوع تھا۔ چنانچہ اکثر مرثیہ گویوں نے ایسے بیانیہ مرثیے کہے ہیں۔ مثلاً:

چلیں عدن تک زہرا جوڑن کوں پیٹ کے سر
جہاں حسینؑ کا لاشہ پڑا تھا خاک اوپر
پہنچ کے رو رو پکاریں وہ لاش کو بے پر
کہ اے حسینؑ تری آئی فاطمہؑ مادر

شمالی ہند کے ابتدائی دور میں بھی یہی فریادی وماتمی لے ملتی ہے۔ جس میں جناب زہراؑ کی، اپنے پسر امام حسینؑ سے محبت کا اظہار ملتا ہے۔ ایک ہندو شاعر راجہ الفت رائے الفت اپنے مرثیے میں بیانیہ انداز میں جناب زہراؑ کا حال قلم بند کرتے ہیں:

کوکھ پکڑے ہوئے کہتی تھیں جناب زہراؑ
شمر نے تیغ سے کاٹا ہے کلیجا میرا
ہائے دنیا میں مری گود کا پالا نہ رہا
میری زینبؑ کا کوئی پوچھنے والا نہ رہا

میر انیس جنہوں نے اردو مرثیے کی تاریخ ہی بدل دی، اس ضمن میں خاموش نظر نہیں آتے حالانکہ انہوں نے روایات کم قلم بند کی ہیں لیکن اگر کہیں کوئی واقعہ یا منظر پیش کیا ہے تو اس میں جزئیات نگاری کا کمال دکھایا ہے۔ اپنے ایک مرثیے میں وہ ولادت حسینؑ کی مبارک گھڑی کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ شب ولادت حسینؑ کا منظر اور جناب فاطمہؑ کی کیفیت ملاحظہ ہو:

کیا شب تھی وہ مسعود و ہمایوں و معظم
رخ رحمت معبود کا تھا جانب عالم
باشندوں کو یثرب کے خبر تھی نہ گھروں کی
سب سنتے تھے آواز فرشتوں کے پروں کی
تھیں فاطمہؑ بے چین ادھر درد شکم سے
منہ فق تھا اور آنسو تھے رواں دیدہ نم سے
وابستہ تھی رات جو اسی بی بی کے دم سے
مضطر تھے علیؑ بنت پیمبرؐ کے الم سے
آرام تھا اک دم نہ شہ قلعہ شکن کو
پھرتے تھے لگائے ہوئے چھاتی سے حسنؑ کو
کرتے تھے دعا بادشہ یثرب و بطحا
راحم ہے تری ذات مقدس مرے مولا
زہراؑ ہے کنیز اور مرا بچہ ترا بندا
آسان کر اے بار خدا مشکل زہراؑ
نادار ہے وہ فاقہ کش و زار و حزیں ہے
مادر بھی تشفی کے لئے پاس نہیں ہے
ناگاہ در حجرہ ہوا مطلع انوار
دکھلانے لگے نور تجلی در و دیوار
اسماء نے علیؑ سے یہ کہا دوڑ کے اک بار
فرزند مبارک ہو تمہیں حیدر کرار
اسپند کرو فاطمہؑ کے ماہ جبیں پر
فرزند نہیں چاند یہ اترا ہے زمیں پر

اس کے بعد ہی حضرت جبرئیل تہنیت کے لئے آتے ہیں مگر ساتھ ہی تعزیت بھی فرماتے ہیں کہ یہ بچہ شہید کیا جائے گا۔ حضورؐ یہ خبر سن کر آب دیدہ ہو جاتے ہیں اور جناب فاطمہؑ کا یہ حال ہوتا ہے کہ:

چلاتی تھی سر پیٹ کے وہ ثانی مریم
بیٹی پہ چھری چل گئی یا سید عالم
خنجر کے تلے چاند سی تصویر کی گردن
کٹ جائے گی ہے ہے مرے شبیرؑ کی گردن

جس وقت امام حسینؑ شہید ہوتے ہیں۔ اور جناب زینبؑ گھبرا کر باہر نکلتی ہیں، انیس اس وقت بھی روح فاطمہؑ کو اپنے جگر گوشے کے پاس دکھاتے ہیں۔ حضرت امام حسینؑ گرتے گرتے بہن کو تسلی دیتے ہیں:

اٹھ سکتے نہیں جسم پہ تلواریں پڑیں ہیں
گھبراؤ نہ اماں مرے پہلو میں کھڑی ہیں

ایک اور مرثیے میں اسی مقام پر روحِ فاطمہؑ تڑپ کر زینبؑ کو آواز دیتی ہے:

انیسؔ سو ہیں زخم تن چاک چاک پر
زینبؑ! نکل! حسینؑ تڑپتا ہے خاک پر

اور تب حضرت زینبؑ گھبرا کے ننگے سر نکلتی ہیں اور ماں کو آواز دیتی ہیں:

لال بدقدم اب اٹھتے نہیں تشنہ کام کے
پہنچادو لاش پر مرے بازو کو تھام کے

پھر لاشۂ حسینؑ پر کھڑی دعا فرماتی ہیں:

اب چھوڑیو نہ دشتِ بلا میں حسینؑ کو
یا فاطمہ! چھپا لو ردا میں حسینؑ کو

غرضیکہ انیسؔ مختلف موقعوں پر جناب فاطمہؑ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جناب حُر کی تلوار جب میدان جنگ میں تیزی سے چلتی ہے تو انیسؔ کو محسوس ہوتا ہے:

باغِ زہراؑ میں نسیم سحری چلتی ہے۔

جب حسینؑ میدان جنگ میں جانے کے لئے تیار ہوتے ہیں تو انیسؔ فرماتے ہیں:

بر میں درست وچست تھا جامہ رسول کا
رومال فاطمہؑ کا عمامہ رسولؐ کا

بعد شہادت حسینؑ جب قافلۂ حسینی قید خانے میں آتا ہے اور زوجۂ یزید، ہند جو کسی زمانے میں امام حسینؑ کی کنیز رہ چکی تھی، قیدیوں کے پاس آتی ہے، انیسؔ یہ تصور کرکے گھبرا جاتے ہیں کہ:

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے
دخترِ فاطمہؑ غیرت سے موئی جاتی ہے

ہند اور یزید دونوں خواب میں رسول کو پریشان وگریاں دیکھتے ہیں۔ ہند جاگتی ہے تو پریشان ہو جاتی ہے اور یزید کو غیرت دلاتے ہوئے کہتی ہے:

یہ خواب ابھی دیکھ کے اٹھی ہوں میں مضطر
گھر میں مرے سر پیٹتے آئے ہیں پیمبرؐ
مخدومۂ عالمؑ کا سر پاک کھلا ہے
اور احمد مرسلؐ کا گریبان پھٹا ہے
آگاہ نہ تھا فاطمہؑ کے رتبے سے تو کیا
کچھ زینبؑ وکلثومؑ کے رتبے کو نہ سمجھا
تونے جو انہیں قید کیا بھوکا پیاسا
واللہ ہوئی فاطمہؑ کی روح کو ایذا

جب حُر کے زخمی ہونے پر حسینؑ میدان جنگ میں پہنچتے ہیں اور اس کا سر گود میں رکھتے ہیں تب حُر کی زبانی انیسؔ کہلواتے ہیں:

یہ کون بی بی ہیں مرے پہلو میں نوحہ گر
شہ نے کہا کہ روتی ہیں اماں برہنہ سر

دفتر ماتم کی مختلف جلدوں کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مرزا دبیرؔ کے ہاں میر انیسؔ کے مقابلے میں تذکرۂ فاطمہؑ کے مراثی زیادہ ہیں۔ مرثیہ چاہے کسی کے بھی حال میں ہو لیکن دبیرؔ نے متعدد مرثیوں کو جناب زہراؑ کے تذکرے سے شروع کیا ہے۔ مثلاً:

۱- دفتر ماتم۔ جلد اوّل:

کان میں نالۂ زہراؑ کی صدا آتی ہے۔

(حضرت عباسؑ کے حال میں)

۲- دفتر ماتم۔ جلد سوم۔

زہراؑ کا گہرا اختر صد برج شرف ہے۔ (شہادت حسینؑ)

۳- دفتر ماتم۔ جلد سوم:

مریم سے بھی بتولؑ کو رتبہ سوا ملا۔

(وفات فاطمہ زہراؑ)

۴- دفتر ماتم۔ جلد پنجم:

اے مومنو! تسبیح پڑھو صل علیٰ کی۔ (وفات فاطمہ زہراؑ)

۵- دفتر ماتم۔ جلد ششم:

جب دختر خاتون قیامت ہوئی پیدا۔

(ولادت جناب زینبؑ)

۶- دفتر ماتم۔ جلد ہشتم:

کیا مرتبۂ ماتم شاہ شہدا ہے۔

(شہادت حسینؑ پر فاطمہؑ کا اضطراب)

۷- دفتر ماتم۔ جلد نہم:

پسر فاطمہؑ کا جو کہ عزادار ہوا۔

(عزداروں کی عزت وشان)

۸- دفتر ماتم۔ جلد دہم:

یارب گل امید کسی کا خزاں نہ ہو۔

(جناب ام البنین اور جناب زینبؑ کی ملاقات)

۹- دفتر ماتم۔ جلد یازدہم:

عندلیبِ چمن رنج وبلا ہے زہرا

(وفات جناب فاطمہ زہراؑ)

۱۰- دفتر ماتم۔ جلد دوازدہم:

جب رن میں ہوا خاتمہ ہفتاددو تن کا۔

(لاش حسینؑ پر فاطمہؑ کا نوحہ)

۱۲- دفتر ماتم۔ جلد چہاردہم:

جب فاطمہؑ سے عقدِ شہ لافتیٰ ہوا۔ (تزویج فاطمہؑ)

(باقی آئندہ) (حوالے بھی آئندہ)